غزلیں

فردوس گیاوی

○

اک آنچ دھیمی دھیمی حرارت کہیں جسے
اک شعر ایسا کہیے کہ ندرت کہیں جسے

ڈالی تھی اس نے مجھ پہ اُچٹتی ہوئی نگاہ
ایسا تو کچھ نہیں کہ محبت کہیں جسے

اب جذبۂ ہوس کو نہ الفت کا نام دو
اس عہد میں ملے تو غنیمت کہیں جسے

روشن چراغ بجھ گئے ہیں درسگاہ میں
اُفتاد وہ پڑی کہ قیامت کہیں جسے

نغمہ خوشی کا چھیڑ کہ راحت سبھی کو ہے
موسم وہ اب نہیں کہ مصیبت کہیں جسے

قدموں سے یہ زمین کھسکنے لگی ہے اب
ڈھونڈوں کہاں زمین کہ جنت کہیں جسے

دستِ دعا تو اُٹھ گئے ہیں چار سو مگر
جذبہ کہاں سے لائیں کہ اُلفت کہیں جسے

عارف نگر، جیول بیگھہ، گیا (بہار)، موبائل: 9546037777

ظہیر حسن

○

شوق و جنوں کو اپنے سنبھلنے نہیں دیا
سورج ترے جمال کا ڈھلنے نہیں دیا

مجھ کو ہوا کے ساتھ بھی چلنے نہیں دیا
دنیا نے اس کا رُخ بھی بدلنے نہیں دیا

حالات نے ہمارے اس عہدِ شباب میں
دل کو کسی حسیں پہ مچلنے نہیں دیا

غم نے ترے نڈھال مجھے کر دیا مگر
چہرے کا رنگ میں نے بدلنے نہیں دیا

توڑی ہے اس طرح سے روایت یزید کی
نیزے پہ میں نے سر کو اُچھلنے نہیں دیا

خطروں سے کھیلنے کی تمنا تھی اس لیے
کشتی کو خود بھنور سے نکلنے نہیں دیا

ہجرت تو چاہتا تھا وہ آنکھوں کے گاؤں سے
آنسو کو میں نے گھر سے نکلنے نہیں دیا

مدیر ''تخلیق و تحقیق''، مئوناتھ، بھنجن (یوپی)